جاوید احمد غامدی

سیاق وسباق کے آئینہ میں (دسویں قسط)

مولانا فضل محمد یوسف زئی

موسیقی کی حرمت وممانعت پر چند احادیث

۱:......’’عن عبدالرحمٰن بن غنم قال: حدثنی أبو عامر أو أبو مالک الأشعری رضی اللّٰہ عنہ أنہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول : لیکونن من أمتی أقوام یستحلون الحر والحریر والخمر والمعازف ۔‘‘ (رواہ البخاری فی الاشربۃ)

’’حضرت عبدالرحمٰن بن غنمؒ سے روایت ہے کہ مجھے ابوعامر یا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور باجوں کو حلال سمجھیں گے۔‘‘

۲:......’’عن علی بن أبی طالب رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: إذا فعلت أمتی خمس عشرۃ خصلۃ حلت بھم البلاء وفیہ واتخذ القیان والمعازف ۔‘‘ (رواہ الترمذی)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جب میری امت پندرہ چیزوں کی عادی ہوجائے تو اس پر مصائب نازل ہوں گے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پندرہ چیزوں میں ایک یہ بھی بتائی کہ جب مغنیہ عورتیں اور باجے رواج پکڑ جائیں۔‘‘

۳:......’’عن عبداللّٰہ بن عمر رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: إن اللّٰہ حرم الخمر والمیسر والکوبۃ والغبیراء وکل مسکر حرام ۔‘‘ (رواہ احمد وابوداؤد)

’’حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب، جوا، طبل اور طنبور کو حرام کیا ہے، نیز ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔‘‘

۴:......’’عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال: الکوبۃ حرام والدن حرام والمزامیر حرام۔‘‘ (رواہ احمد)

’’حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرمایا: طبل حرام ہے، شراب حرام ہے اور

بانسریاں باجے حرام ہیں۔‘‘

۵:……’’عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللّٰه عليه وسلم قال: استماع الملاهی معصية والجلوس عليها فسق والتلذذ بها كفر۔‘‘ (نیل الاوطار، ج:۸،ص:۱۰۰)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا باجا سننا گناہ ہے، اس کے لیے بیٹھنا فسق ہے اور اس سے لطف اندوز ہونا کفر ہے۔‘‘

۶:……’’عن علی رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: بعثت بكسر المزامير۔‘‘ (حوالہ بالا)

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: میں موسیقی کے آلات توڑنے کے لیے بھیجا گیا ہوں۔‘‘

۷:……’’عن عمر رضی اللہ عنہ مرفوعاً: ثمن القينة سُحت وغناء ها حرام۔‘‘ (رواہ الطبرانی)

’’حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول مرفوعاً مروی ہے: مغنیہ کی اجرت اور اس کا گانا دونوں حرام ہیں۔‘‘

۸:……’’عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: الغناء ينبت النفاق فی القلب كما ينبت الماء البقل۔‘‘ (ابوداود وبیہقی)

’’حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانا دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی سبزہ کوُ اگاتا ہے۔‘‘ (ابوداود)

۹:……’’عن أبی هريرة رضی اللہ عنہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: حب الغناء ينبت النفاقَ فی القلب كما ينبت الماءُ العشبَ۔‘‘ (أخرجہ الدیلمی)

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گانے کی محبت دل میں اسی طرح نفاق پیدا کرتی ہے جس طرح پانی گھاس اور سبزہ اُگاتا ہے۔‘‘

۱۰:……’’عن أنس رضی اللہ عنہ أن رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم قال: من قعد إلٰى قينة يستمع منها صب اللّٰه فی أذنيه الآنک يوم القيامة۔‘‘ (رواہ السیوطی فی جامع الصغیر)

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی مغنیہ باندی کا گانا سنے قیامت کے دن اس کے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا جائے گا۔‘‘

۱۱:……’’عن أنس وعائشة رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: صوتان ملعونان فی الدنيا والأخرىٰ: مزمار عند نغمة ورنة عند مصيبة۔‘‘ (رواہ البزار والبیہقی وابن مردویہ وکنز العمال)

’’حضرت انس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما دونوں سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو قسم کی آوازیں ایسی ہیں جن پر دنیا و آخرت میں لعنت کی گئی ہے، ایک تو خوشی کے موقع پر باجے کی آواز اور دوسرے مصیبت کے موقع پر آہ وبکا اور نوحہ کی آواز۔‘‘

۱۲:......’’وعن أبی أمامة رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم: ما رفع أحد صوته بغناء إلا بعث اللّٰہ علیه شیطانین یجلسان علی منکبیه یضربان بأعقابهما علیٰ صدرہٖ حتی یمسک۔‘‘ (رواہ ابن ابی الدنیا وابن مردویہ ورواہ الطبرانی باسانید وثق البعض وضعف البعض)

’’حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب بھی کوئی شخص گانے کے لیے آواز بلند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے پاس دو شیطانوں کو بھیج دیتا ہے جو اس کے کندھے پر بیٹھ کر اپنی ایڑیاں اس کے سینے میں مارتے رہتے ہیں، تاوقتیکہ وہ خاموش ہو جائے۔‘‘

۱۳:......’’وعن ابن عمر رضی اللہ عنہما أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهیٰ عن الغناء والاستماع إلی الغناء۔‘‘ (رواہ الطبرانی)

’’حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گانا گانے اور گانا سننے سے منع فرمایا ہے۔‘‘

مذکورہ بالا تمام احادیث علامہ ابن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مشہور کتاب ’’کف الرعاع ‘‘میں نقل کی ہیں اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ’’اسلام اور موسیقی‘‘ میں اس کو شامل کیا ہے، اس میں کل بتیس احادیث ہیں، میں نے صرف تیرہ کو لیا ہے۔ حضرت مفتی صاحبؒ نے کل ۴۲/احادیث کو نقل کیا ہے۔ ان بتیس احادیث میں جو ضعیف ہیں ان کی طرف بھی مفتی صاحبؒ نے اشارہ کیا ہے۔ آخر میں حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ ان احادیث کی روشنی میں موسیقی اور مسئلہ غناء پر اس طرح تبصرہ فرماتے ہیں:

’’ان بتیس احادیث اور ان کی تحقیق وتخریج پر نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اباحتِ غناء ومزامیر کے دعویداروں کا یہ خیال درست نہیں کہ گانے باجے کی حرمت پر دلالت کرنے والی کوئی حدیث بھی صحیح سند سے مروی نہیں ہے، کیونکہ گزشتہ اوراق میں کئی احادیث ایسی بھی گزری ہیں جن کی صحت نہایت واضح ہے۔ (اسلام اور موسیقی، ص:۱۵۶)

غامدی صاحب مانیں یا نہ مانیں، میں نے موسیقی کے حوالہ سے قرآن وحدیث کی بہت ساری نصوص کو اس لیے جمع کیا ہے، تاکہ کوئی عالم یا طالب علم یا عام مسلمان ان سے فائدہ اٹھائیں، کیونکہ موسیقی سے متعلق ایک جگہ پر کافی ذخیرہ اکٹھا ہو گیا ہے، ان شاء اللہ! فائدہ ہوگا۔

موسیقی کی حرمت پر صحابہؓ اور سلف صالحینؒ کے اقوال

۱:......حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول

’’قال القاسم بن محمد: الغناء باطل والباطل فی النار، (وقال:)لعن اللّٰہ المغنی والمغنی له۔‘‘ (تفسیر قرطبی، ج:۱۴،ص:۹۵۲)

’’قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ: باجے باطل کام ہے اور ہر باطل دوزخ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ

گانے والے اور جس کے لیے گایا جائے دونوں پر لعنت بھیجتا ہے ۔‘‘

۲ : ...... حضرت یزید بن ولید رحمۃ اللہ علیہ کا قول

’’یا بنی أمیة إیاکم والغناء فإنه ینقص الحیاء ویزید فی الشهوة ویهدم المروة وإنه لینوب عن الخمر ویفعل ما یفعل المسکر فإن کنتم لابد فاعلین فجنبوه النساء فان الغناء داعیة الزنا ۔‘‘ (حوالہ بالا)

’’ اے بنو امیہ ! تم گانے سے بچو ، کیونکہ یہ شرم وحیاء کو گھٹاتا ہے اور شہوت کو بڑھاتا ہے اور اخلاق ومروت کو ختم کر کے گراتا ہے اور یہ گانا شراب کا نائب ہے اور یہ نشہ کا کام کرتا ہے ، اگر تم اس سے بچ نہیں سکتے تو کم ازکم عورتوں کو اس سے دور رکھو ، اس لیے کہ گانا زنا کا محرک اور داعی ہے ۔

۳ : ...... حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ کا قول

’’الغناء منفدة للمال ، سخطة للرب ، مفسدة للقلب ۔‘‘ (حوالہ بالا)

’’ گانا مال کو ختم کرتا ہے ، رب کو ناراض کرتا ہے اور دل کو بگاڑتا ہے ۔‘‘

۴ : ...... حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کا قول

’’ماغنیت ولا تمنیت ولامسست ذکری بیمینی منذ بایعتُ رسولَ اللّٰه صلی اللہ علیہ وسلم ۔‘‘

(عوارف المعارف للامام السہروردیؒ)

’’ جب سے میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے ، نہ میں نے کبھی گانا گایا ہے ، نہ اس کی تمنا کی ہے اور نہ اپنی شرمگاہ کو داہنے ہاتھ سے چُھوا ہے ۔‘‘

۵ : ...... حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول

بیہقی میں ایک روایت ہے کہ : ’’ ایک دفعہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا گزر ایک بچی کے پاس سے ہوا جو بیٹھی ہوئی تھی اور گانا گا رہی تھی ، حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اُسے دیکھ کر فرمایا :

’’لو ترک الشیطٰن أحدًا لترک هٰذه ۔‘‘ (بیہقی ، ج : ۱۰ ، ص : ۲۲۳)

’’ یعنی اگر شیطان کسی کو گمراہ کیے بغیر چھوڑتا تو اس بچی کو ضرور چھوڑ دیتا (لیکن وہ کسی کو نہیں چھوڑتا ، خواہ معصوم بچی کیوں نہ ہو) ۔‘‘

۶ : ...... حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا قول

’’احذروا الغناءَ فإنهُ من قبل إبلیس وهو شرک عند اللّٰه ، ولا یغنی إلا الشیطٰن ۔‘‘ (عمدۃ القاری ، ج : ۳ ، ص : ۳۵۹)

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: گانے سے بچو، اس لیے کہ وہ ابلیس کی طرف سے ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک شرک جیسا گناہ ہے اور گانا شیطان کے سوا کوئی نہیں گاتا۔''

۷:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی کے گھر ایک گویّے کو دیکھا جس کے بڑے بڑے بال تھے اور جھوم جھوم کر گانا گا رہا تھا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

''أف ! شیطان أخرجوه أخرجوه أخرجوه۔'' (سنن کبریٰ بیہقی، ج:۱۰، ص:۲۲۴)

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اف! یہ تو شیطان ہے، اسے گھر سے نکالو، اسے گھر سے نکالو، اسے گھر سے نکالو۔''

۹:......حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول

''إنی لأبغض الغناء وأحب الرجز۔'' (مصنف عبدالرزاق، ج:۱۱، ص:۶)

''میں گانے سے نفرت کرتا ہوں اور میدانِ جنگ میں بہادری کے رجز کے اشعار کو پسند کرتا ہوں۔''

۱۰:......حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

''الغناء ینبت النفاق فی القلب۔'' (تفسیر السراج المنیر، ج:۳، ص:۱۸۱) ''وقال کنا نتتبع الأزقة نخرق الدفوف من أیدی الصبیان۔'' (الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ص:۱۴۸)

''یعنی گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے، آپ نے یہ بھی فرمایا: ہم گلیوں میں تلاش کر کے بچوں کے ہاتھوں سے دف چھینتے اور پھاڑ دیتے تھے۔''

۱۱:......حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ جو صوفیائے کرام کے امام ہیں، ان کا مشہور مقولہ ہے:

''الغناء رقیة الزنا'' ''یعنی'' گانا بجانا زنا کا منتر ہے۔'' (المصنوع:۹۵)

ایک حقیقت کی طرف اشارہ

موسیقی، غنا، مزامیر اور معازف وملاھی کے جو الفاظ ہیں، اس سے تو معروف باجے مراد ہوتے ہیں، اس کی حرمت میں تو غامدی صاحب کے علاوہ کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے، کیونکہ واضح آیات اور اس کی تفسیرات اور احادیث مقدسہ کی روایات میں اس کے حرام ہونے کو کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''اسلام اور موسیقی'' میں لکھتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہیے کہ ''معازف'' ان باجوں کو کہا جاتا ہے جو منہ سے بجائے جاتے ہیں اور ملاھی ان آلات کو کہا جاتا ہے جو

www.banuri.edu.pk

ہاتھوں سے بجائے جاتے ہیں۔ ائمہ اربعہ باتفاق ان کی حرمت کے قائل ہیں، البتہ ولیمہ، سحری یا کسی اور غرض صحیح کے لیے ''ڈھول''، ''دف'' کو مستثنیٰ قرار دیتے ہیں۔ (اسلام اور موسیقی، ص:۱۶۲)

بندہ عاجز کہتا ہے کہ مباحث غناء اور موسیقی میں ایک اور لفظ آتا ہے جس کو ''سماع'' کہتے ہیں، اس لفظ سے موسیقی کے مباحث میں ایک التباس پیدا ہوجاتا ہے، اس لیے کہ فقہاء ''سماع'' کی اباحت میں اختلاف نقل کرتے ہیں تو ناواقف آدمی سمجھتا ہے کہ کہیں موسیقی کے جواز اور عدم جواز میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ موسیقی، مزامیر، معازف اور طبلے باجوں کے ساتھ گانے بجانے کو کسی قابل اعتماد شخص نے کبھی جائز نہیں کہا ہے، البتہ ''سماع'' ایک ایسا عمل ہے جس میں دل نرم کرنے والے اشعار پڑھے جاتے ہیں، آخرت کے یاد کرنے کے مضامین ہوتے ہیں، اس میں طبلے، باجے، ڈھول، ڈھولک، آرمونیم کے آلات نہیں ہوتے ہیں، صرف دف ہوتا ہے۔ سماع میں بھی علماء تصوف نے سخت شرائط رکھی ہیں، پھر یہ بھی جمہور کا فیصلہ نہیں ہے، جمہور علماء وصلحاء مطلقاً سماع کا انکار کرتے ہیں اور اس پر نکیر کرتے ہیں، البتہ اہل تصوف کا ایک مختصر طبقہ چند شرائط لگا کر سماع کا قائل ہے، وہ شرائط یہ ہیں:

۱:.....جب صرف جدوجہد اور جوش پیدا کرنے والے اشعار ہوں۔

۲:.....جب بے ریش لڑکوں سے اختلاط نہ ہو اور نہ ان سے اشعار پڑھوائے جارہے ہوں۔

۳:.....اس محفل میں عورت ذات کا وجود بالکل نہ ہو۔

۴:.....کسی قسم کا طبلہ باجا ساتھ نہ ہو۔

۵:.....یادِ آخرت اور تذکرۂ حبیب کے لیے ہو، اس میں قبیح اشعار بالکل نہ ہوں۔

۶:.....سننے والے ریاکار، بدکار، دنیوی اغراض والے نہ ہوں۔

۷:.....اجرت پر محفل سماع قائم نہ ہو اور نہ پڑھنے والا اُجرت لیتا ہو۔

حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

''سماع کی ناقص کو اجازت نہیں، کامل کو ضرورت نہیں۔'' (توضیحات، ج:۷، ص:۳۰)

بہر حال اس طرح خالص سماع آج کل کہاں ہے اور شرائط کہاں ہیں اور ایسے خالص لوگ کہاں ہیں؟!

پھر بھی سماع کا تعلق موسیقی سے نہیں ہے، دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

موسیقی اور مجرد اشعار گانے میں فرق نہ کرنے سے بھی دونوں میں التباس آتا ہے، علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ ذاتی وحشت دور کرنے کے لیے یا ادبی مہارت پیدا کرنے کے لیے مجرد اشعار کا گانا جائز ہے جس میں نہ چنگ ہو، نہ ستار ہو، نہ رباب ہو، نہ طبلہ ہو، نہ باجا ہو، نہ آرمونیم ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور تابعین ومجاہدین نے جو اشعار گائے ہیں وہ اسی قسم کے اشعار تھے، اس کو کوئی بھی انصاف پسند ذی شعور آدمی موسیقی نہیں کہہ سکتا ہے۔

(جاری ہے)

www.banuri.edu.pk